فون نمبر ۹۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۴۵

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم بدھ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۰/۲۵ | ۲۱ ربیع الثانی ۱۳۹۱ھ، ۱۶ احسان ۱۳۵۰ ہش، ۱۶ جون ۱۹۷۱ء | نمبر ۱۳۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

قبولیتِ دُعا کیلئے ضروری ہے کہ انسان دلی جوش اور درد کے ساتھ دُعا کرے

دلی جوش پیدا کرنے کیلئے دو باتیں ضروری ہیں ۱۔ خدا تعالیٰ کی عظمت کو یاد رکھنا اور ۲۔ اپنی عاجزی اور درماندگی کا اقرار کرنا

"قبولیت دُعا کے لئے ضروری ہے کہ اس میں ایک جوش ہو کیونکہ جس دُعا میں جوش نہ ہو۔ وہ صرف لفظی بڑبڑ ہے حقیقی دُعا نہیں مگر یہ بھی ظاہر ہے کہ دُعا میں جوش پیدا ہونا ہر ایک وقت انسان کے اختیار میں نہیں اسلئے انسان کے لئے اشد ضرورت ہے کہ دُعا کرنے کے وقت جو امور دلی جوش کے محرک ہیں وہ اس کے خیال میں حاضر ہوں اور یہ بات ہر ایک عاقل پر روشن ہے کہ دلی جوش پیدا کرنے والی صرف دو چیزیں ہیں ایک خدا کو کامل اور نادر اور جامع صفاتِ کاملہ خیال کر کے اس کی رحمتوں اور کرموں کو ابتداء سے انتہا تک اپنے وجود اور بقا کے لئے ضروری دیکھنا اور تمام فیوض کا مبداء اسی کو خیال کرنا۔ دوسرے اپنے تئیں اور اپنے تمام ہم جنسوں کو عاجز اور مفلس اور خدا کی مدد کا محتاج یقین کرنا یہی دو امر ہیں جن سے دُعاؤں میں جوش پیدا ہوتا ہے اور جو جوش دلانے کے لئے کامل ذریعہ ہیں۔ وجہ یہ کہ انسان کی دعا میں تب ہی جوش پیدا ہوتا ہے کہ جب وہ اپنے تئیں سراسر ضعیف اور ناتوان اور مدد الٰہی کا محتاج دیکھتا ہے اور خدا کی نسبت نہایت قوی اعتقاد سے یہ یقین رکھتا ہے کہ وہ بغایت درجہ کامل القدرت اور رب العالمین اور رحمان اور رحیم اور مالک امر مجازات ہے اور جو کچھ انسانی حاجتیں ہیں سب کا پورا کرنا اُسی کے ہاتھ میں ہے۔" (براہین احمدیہ صفحہ ۵۲۶-۵۲۷)

"پس خدا تعالیٰ نے دُعا میں جوش دلانے کے لئے دو محرک بیان فرمائے ایک اپنی عظمت اور رحمتِ شاملہ دوسرے بندوں کا عاجز اور ذلیل ہونا۔ اب جاننا چاہیئے کہ یہی دو محرک ہیں۔ جن کا دُعا کے وقت خیال میں لانا دعا کرنیوالوں کے لئے نہایت ضروری ہے۔" (براہین احمدیہ از تفسیر سورۃ فاتحہ)

"یہ بات نہایت ظاہر ہے کہ جو شخص خدا کی عظمت اور رحمت اور قدرت کاملہ کو یاد نہیں رکھتا وہ کسی طرح خدا کی طرف رجوع نہیں کر سکتا اور جو شخص اپنی عاجزی اور درماندگی اور مسکینی کا اقراری نہیں۔ اس کی روح اس مولیٰ کریم کی طرف ہرگز جھک نہیں سکتی۔" (براہین احمدیہ)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۵ احسان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ۱۴ احسان کی رپورٹ مظہر ہے کہ

"طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمدللہ"

احباب التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ کے ساتھ تادیر سلامت رکھے۔ آمین۔

محترم کیپٹن ڈاکٹر محمد رمضان صاحب (ریٹائرڈ) چند دنوں سے ہیٹ سٹروک کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دُعا فرماویں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے میرے بھائی مکرم فلاح الدین صاحب شمس حال شکاگو (امریکہ) کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس رضی اللہ عنہ کا پوتا اور مکرم حافظ بشیر احمد صاحب کا نواسہ ہے بزرگان سلسلہ و احباب جماعت دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک اور صالح اور دونوں خاندانوں کے لئے قرۃ العین بنائے آمین۔

منیر الدین شمس
ابن حضرت مولانا جلال الدین شمس رضی اللہ عنہ
دارالصدر شرقی۔ ربوہ

مکرم رشید احمد صاحب زاہد انسپکٹر وقف جدید کو ضلع سرگودھا کی جماعتوں میں بھجوایا جا رہا ہے اس لئے صدر صاحبان اور سیکرٹریان مال وقف جدید کی خدمت میں گذارش ہے کہ ان کے ساتھ تعاون فرمائیں۔ (ناظم مال وقف جدید)

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال مجلس خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع ۸-۹-۱۰ اخاء (اکتوبر ۱۹۷۱ء) ربوہ میں منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا سولہواں سالانہ اجتماع

۱۵-۱۶-۱۷ اخاء (اکتوبر) بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار منعقد ہوگا

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس انصار اللہ کے سولہویں مرکزی سالانہ اجتماع کے لئے ۱۵-۱۶-۱۷ اخاء (اکتوبر) (بروز جمعہ ہفتہ۔ اتوار) کی تاریخیں منظور فرمائی ہیں۔ تمام انصار کو چاہیئے کہ اس بابرکت اجتماع میں شمولیت کے لئے ابھی سے تیاری شروع فرماویں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۶ر احسان ۱۳۵۰ھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبادت کا اصل اور بُنیادی مقصد

اللہ تعالیٰ نے انسانی پیدائش کا مقصد عبادت کو قرار دیا ہے جیسا کہ فرمایا وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ۔ جہاں عبادت اپنی ذات میں انسانی پیدائش کا مقصد ہے وہاں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں خود عبادت کا بھی ایک مقصد بیان فرمایا ہے اور صرف عبادت کے ساتھ نہیں بلکہ عبادت کے اس مقصد کے ساتھ انسان کی فلاح کو وابستہ ٹھہرایا ہے۔ وہ مقصد جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے مختلف قسم کی عبادتیں فرض کی ہیں کیا ہے؟ سو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں جہاں بھی فرض عبادات یعنی نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ کا ذکر کیا ہے۔ ساتھ ہی ان میں سے ہر ایک کے مشترک مقصد کو بھی واضح کر دیا ہے۔

مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ نماز کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے جب تم نماز ادا کر چکو تو اس کے بعد بھی کھڑے اور بیٹھے اور کروٹ پر لیٹے ہوئے (یعنی ہر حال میں) اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے رہو (النساء آیت ۱۰۴) اسی طرح نماز جمعہ کے تعلق میں فرماتا ہے جب نماز ختم ہو جائے تو زمین میں پھیل جایا کرو اور اللہ کا فضل تلاش کیا کرو اور اللہ کا ذکر بڑی کثرت کے ساتھ کیا کرو تاکہ تم کامیابی سے ہمکنار ہو سکو۔ (الجمعہ آیت ۱۱) پھر رمضان کے روزے فرض قرار دینے کی وجہ یہ بیان فرمائی تاکہ تم اس بات پر اللہ کی بڑائی بیان کرو۔ کہ اس نے تمہیں ہدایت دی ہے اور تاکہ تم اس کے شکر گزار بنو۔ (البقرہ آیت ۱۸۶) اسی طرح حج کی ادائیگی کے بعد ہدایت فرمائی کہ جب تم حج کے مناسک ادا کر چکو تو اپنے باپ دادوں کو یاد کرنے کی طرح اللہ کو یاد کرو۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ دلبستگی کے ساتھ۔ اللہ کا ذکر کرو (البقرہ آیت ۲۰۱)

فرض عبادات سے متعلق قرآن مجید کی ان سب آیات پر یکجائی نظر ڈالنے سے صاف عیاں ہو جاتا ہے کہ ان جملہ عبادات کا اصل اور بنیادی مقصد یہ ہے کہ یہ سب عبادات ذکرِ الٰہی کے حق میں مہمیز کا کام دیں۔ ان کے نتیجہ میں ایک مومن کے اندر ذکرِ الٰہی کی عادت اس قدر راسخ ہو جائے کہ وہ چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے یعنی ہر حالت میں اللہ ہی کو یاد کرتا رہے اور اسی کے ذکر میں مشغول رہے۔ پس وہ نماز اپنے اصلی معنوں کی رو سے اصل نماز شمار ہوگی، اور وہ روزہ اپنے اصلی معنوں کی رو سے روزہ شمار ہوگا۔ اور وہ حج اپنے اصلی معنوں کی رو سے حج شمار ہوگا جس کے نتیجہ میں ایک مومن کے اندر ہر وقت اور ہر آن ذکر الٰہی میں مشغول رہنے کی عادت پیدا ہو جائے اگر ایک شخص نماز تو پڑھتا ہے، روزہ بھی رکھتا ہے اور استطاعت ہونے کی صورت میں حج کا فریضہ بھی ادا کرتا ہے لیکن نتیجۃً اس کے دل میں ذکرِ الٰہی کی طرف رغبت پیدا نہیں ہوتی تو اس کا صاف مطلب یہ ہوگا کہ ان جملہ عبادات کا اس نے حق ادا نہیں کیا۔ اگر حق ادا کیا ہوتا تو اس میں ذکر الٰہی کی طرف رغبت ضرور پیدا ہوتی۔ اسی لئے سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ نے ایسی نماز کو نماز ہی نہیں قرار دیا جس کا لازمی نتیجہ ذکر الٰہی میں شغف کی صورت میں ظاہر نہ ہو۔ چنانچہ حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"نماز ایک قشر ہے اور اس کی اصل غرض یہ ہے کہ دلوں میں اللہ تعالیٰ کی محبت اور ذکر الٰہی کا انس پیدا ہو۔ ذکر الٰہی کا انس آج کل مغربی اثر کے ماتحت بہت کچھ کم ہوتا جاتا ہے۔ اس لئے میں انہیں (یعنی خدام الاحمدیہ کو) توجہ دلاتا ہوں کہ وہ نوجوانوں میں اس قسم کے وعظ کثرت سے کرائیں جن میں ذکر الٰہی کی اہمیت بیان کی گئی ہو۔ اور انہیں بتایا جائے کہ جب تک وہ مسجد میں بیٹھنے اور ذکر الٰہی کرنے کی عادت اختیار نہیں کریں گے اس وقت تک خدا تعالیٰ کے فضلوں کے نشانات کا وہ مشاہدہ نہیں کر سکیں گے۔ اسی طرح محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار، سچے رؤیا و کشوف اور الہامات وغیرہ نہیں ہو سکیں گے جب تک وہ ذکر الٰہی کی طرف توجہ نہیں کریں گے۔ خالی خولی نماز پڑھکر چلے جانا اور باقی وقت گپوں میں ضائع کر دینا بہت بری بات ہے۔ اس سے دل سخت ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے انوار قلب پر نازل نہیں ہوتے"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۱ر ستمبر ۱۹۴۲ء بحوالہ الفضل ۱۷ر ستمبر ۱۹۴۲ء)

بہت سے لوگ صرف نماز پڑھ لینے کو ہی کافی سمجھتے ہیں ان کے دل میں ذکر الٰہی کا شوق پیدا نہیں ہوتا اسی لئے ایسے لوگ (اور ان میں بالعموم نوجوان زیادہ ہوتے ہیں) مسجدوں میں آکر نماز سے پہلے ذکر الٰہی کرنے کی بجائے آپس میں باتیں کرنے لگتے ہیں اور نماز ختم ہوتے ہی فوراً مسجد سے چلے آتے ہیں۔ انہیں اس بات کا خیال تک نہیں آتا کہ نماز سے قبل اور نماز کے بعد مسجد میں انہیں جو وقت میسّر آتا ہے اسے وہ ذکر الٰہی میں خرچ کر کے نماز کی اصل غرض کو پورا کریں۔ اس بری عادت کا جو عام طور پر نوجوانوں میں پائی جاتی ہے ذکر کرتے ہوئے سیّدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"اوّل تو نوجوان مسجد میں کم آتے ہیں اور جو آتے ہیں وہ اس تاڑ میں رہتے ہیں کہ امام کب آتا ہے تاکہ وہ اسی وقت مسجد میں آئیں جب امام آئے اس سے پہلے انہیں مسجد میں آکر بیٹھنا نہ پڑے۔ گویا مسجد ان کے نزدیک ایسی ہی چیز ہوتی ہے جیسے انگاروں پر چلنا۔ جس طرح انگاروں پر چلنے والا جلدی جلدی چلتا ہے کہ کہیں میرے پیر نہ جل جائیں اسی طرح وہ بھی چاہتے ہیں کہ مسجد میں تھوڑے سے تھوڑا عرصہ ٹھہریں اور جلد سے جلد چلے جائیں۔ پھر بجائے اس کے کہ وہ مسجد میں خاموشی سے بیٹھیں اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کریں وہ دو دو مل کر باتیں کرنے لگ جاتے ہیں حالانکہ مسجدیں اس لئے نہیں ہوتیں کہ ان میں بیٹھ کر دنیا کی باتیں کی جائیں۔ مسجد میں یا تو دینی باتیں ہونی چاہئیں اور یا پھر ہر انسان کو ذکر میں مشغول رہنا چاہئیے جب تک نوجوانوں میں یہ روح پیدا نہیں ہوتی میں نہیں سمجھ سکتا ان میں خشیت اللہ کس طرح پیدا ہو سکتی ہے اور جب تک کسی کے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت اور اس کی خشیت پیدا نہیں ہوتی ہم کس طرح سمجھ سکتے ہیں کہ وہ ایک سچا احمدی ہے" (ایضاً)

الغرض تمام فرض عبادتوں کی ایک ہی مشترک غرض ہے اور وہ یہ کہ ایک مومن میں اپنے اوقات کو زیادہ سے زیادہ ذکر الٰہی میں بسر کرنے کی عادت پیدا ہو تاکہ اس بکثرت ذکر الٰہی کے نتیجہ میں اس کے اندر اللہ تعالیٰ کی محبت اور اس کی خشیت پیدا ہو کر اسے اس قابل بنا دے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور اس کے تائیدی نشانوں کا مورد بن سکے اور اس طرح حقیقی معنوں میں فلاح سے ہمکنار ہو سکے۔ فلاح وہی پاتے ہیں جو ہر حال میں اللہ کو یاد رکھتے اور ہر آن اپنی زبانوں کو ذکر الٰہی سے تر رکھتے ہیں۔

گرانٹ کیلئے چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی بھی ۸۰ فی صد ضروری ہے

امراء کرام وصدر صاحبان کی اطلاع کے لئے صدر انجمن احمدیہ کا قاعدہ نمبر ۳۵۸ درج ذیل ہے۔ جس کے مطابق گرانٹ کے حصول کے لئے چندہ عام / حصہ آمد کے علاوہ چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی بھی بجٹ کے مقابل ۸۰ فی صد ہونا ضروری ہے۔

قاعدہ ۳۵۸:۔ "اس لحاظ سے کہ انجمنوں کے مقامی اخراجات کے لئے گرانٹ دینے سے مرکزی فنڈ کو ضعف نہ پہنچے۔ نیز اس لئے کہ افراد میں مادہ فرض شناسی اور جذبہ ایثار اور کام کرنے کی حقیقی خواہش کا پتہ لگ سکے۔ ضروری ہے کہ گرانٹ کے فیصلہ سے قبل ناظر بیت المال تصدیق کرے کہ اس مقامی جماعت کے تمام افراد کی صحیح صحیح آمد کے حساب سے جو چندہ اس جماعت کے ذمہ واجب الادا بنتا ہے اس کا کم از کم اسّی فیصدی وصول ہو کر خزانہ میں داخل ہو گیا ہے۔ اسّی فیصدی سے مقامی جماعت کے بجٹ کا اسّی فیصدی مراد نہیں ہے بلکہ اس کے چندہ دینے کی اصل طاقت کا اسّی فیصد مراد ہے۔ عام چندہ کے علاوہ گرانٹ کے دینے میں اس امر کا بھی لحاظ رکھا جائے گا کہ جلسہ سالانہ کا چندہ جس قدر کسی مقامی جماعت کے ذمہ لگایا گیا ہے۔ اس میں سے اس کی طرف سے اسّی فیصد کی وصول ہو گیا ہے یا نہیں"

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

نصرت تبشیر سکیم کے تحت غانا (مغربی افریقہ) کے شمالی علاقوں میں مجاہدین احمدیت کی تبلیغی مساعی

بارہ سو میل کا تبلیغی سفر۔ دس نئی جماعتوں کا قیام۔ ڈیڑھ ہزار (۱۵۰۰) افراد کا قبول احمدیت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم مولوی نصیر احمد خان صاحب مبلغ غانا

(۲)

چیف کے بعض اکابر زبان عربی پر اچھی دسترس رکھتے تھے ان کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب مطالعہ کے لئے دی گئی تھیں انہوں نے بتایا کہ ان کو ان کتب سے بے حد فائدہ پہنچا ہے اور اسلام کے معارف و حقائق ان پر روشن ہوئے ہیں۔ نیز انہوں نے بتایا کہ دجال اور یاجوج و ماجوج کی حقیقت انہیں آج تک سمجھ نہیں آئی تھی اس کی سمجھ بھی ان کو ان کتب کی مطالعہ سے حاصل ہوئی ہے اور اب وہ پہلی مرتبہ صحیح طور پر سمجھے ہیں کہ دجال اور یاجوج و ماجوج دراصل کیا چیزیں ہیں۔ اس علاقہ اور اس قبیلہ میں احمدیت کے پھیلنے کے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سکیم کی وجہ سے بڑے روشن امکانات پیدا ہو گئے ہیں پیراماؤنٹ چیف اور اس کے اکابر و علماء ہماری تبلیغ اور لٹریچر سے بے حد متاثر ہیں۔ احباب دعا فرماویں کہ مولیٰ کریم ان سب کو احمدیت کے قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

سالاگا تبلیغی کیمپ کا جائزہ لینے اور تبلیغ کرنے کے بعد ہم عصر کے قریب ٹمالے شہر میں پہنچے ٹمالے سالاگا سے ستر میل کے قریب واقع ہے۔ ٹمالے شمالی ریجن کا ہیڈ کوارٹر ہے اور غانا میں اکرا اور کماسی کے بعد اہمیت اور ترقی کے لحاظ سے تیسرے درجہ پر ہے یہاں پر ہمارا ایک مشن ہاؤس اور مسجد موجود ہے۔ نیز ایک مخلص اور مضبوط جماعت قائم ہے۔ یہاں پر مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب بطور مشنری انچارج دینی خدمات بجا لا رہے ہیں۔ نماز مغرب میں احباب جماعت سے ملاقات ہوئی اور نماز عشاء کے بعد احباب جماعت کو مکرم امیر صاحب نے خطاب کیا اور "نصرت تبشیر سکیم" کے پروگرام سے مطلع کیا اور اس مہم کو کامیاب کرنے کے لئے مالی و جسمانی طور پر شریک ہونے کی تلقین کی۔ اگلے روز نماز فجر کے بعد خاکسار نے درس دیا اور احباب جماعت کو خدمت دین اور مشن کی ترقی کے سلسلہ میں ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ مورخہ ۲۳ مارچ کو ٹمالے میں چیف ایگزیکٹو آفیسر مسٹر ابراہیم سے ملاقات کی گئی۔ مکرم امیر صاحب کے ہمراہ خاکسار کے علاوہ مکرم مولوی عبد الوہاب صاحب اور مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب بھی موجود تھے۔ آفیسر موصوف نے جو کہ بڑے شریف النفس مسلمان دوست ہیں بڑی محبت سے اپنے دفتر میں ہمیں خوش آمدید کہا مکرم امیر صاحب نے دوران گفتگو سالاگا کے پیراماؤنٹ چیف سے اپنی ملاقات اور وہاں پر مسلم سیکنڈری سکول کے قیام کے متعلق چیف کی پُر زور خواہش کا ذکر بھی کیا۔ جس پر آفیسر موصوف نے بیان کیا کہ انہیں خود اس علاقہ میں ایک مسلم سکول کے قیام کی مدت سے خواہش تھی اور وہ قریباً پندرہ سال سے اس امر میں کوشاں ہیں۔ مگر ابھی تک کامیاب نہیں ہو سکے عیسائیوں کے سکول تو موجود ہیں مگر مسلمان اپنے بچوں کو ان سکولوں میں داخل کروانے سے ڈرتے ہیں۔ کیونکہ عیسائی لوگ اس طرح مسلمان بچوں کو عیسائی بنا لیتے ہیں لہٰذا اگر احمدیہ مشن وہاں پر سیکنڈری سکول کھولنے کو تیار ہے تو وہ ہر ممکن مدد و تعاون کریں گے آفیسر موصوف بہت صاف گو اور نڈر مسلمان واقع ہوتے ہیں۔ اس پر مکرم امیر صاحب نے کہا کہ ہم مسلمانوں کی ہر خدمت کے لئے حاضر ہیں اس لئے آپ سرکاری طور پر دفتر کی معرفت ہمارے مشن سکول کھولنے کی فرمائش کریں جس پر انہوں نے جلد ہی سرکاری چٹھی بھجوانے کا وعدہ کیا [illegible] تحریر پر ان کی سرکاری چٹھی موصول ہو کر سکول کی منظوری حاصل کر لی گئی ہے۔ اور آئندہ ستمبر سے ان شاء اللہ سکول کام شروع کر دے گا۔) وہاں سے رخصت ہونے سے قبل مکرم امیر صاحب نے چیف ایگزیکٹو آفیسر کو قرآن مجید مع مختصر تفسیر کا ایک نسخہ بھی پیش کیا۔ جسے انہوں نے نہایت مسرت و تشکر کے ساتھ قبول کیا۔

ہمارا ایک اور تبلیغی کیمپ ٹمالے سے کوئی تیس میل کے فاصلہ پر مقام والے والے (Walewale) قائم تھا جہاں پر مبلغین کا ایک گروپ مصروف تبلیغ تھا۔ جن کے لیڈر مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب تھے۔ چنانچہ ٹمالے سے اسی روز ہم والے والے کیمپ کے جائزہ کے لئے گئے۔ مکرم امیر صاحب کے ہمراہ خاکسار کے علاوہ مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب و مکرم مولوی عبد الوہاب صاحب بھی تھے۔ جب پہنچکر ہمیں معلوم ہوا کہ اس علاقہ میں ہمارے تبلیغی کیمپ کی وجہ سے وہاں کا چیف اور تمام مسلمان آبادی بے حد خوش ہیں۔ اس گاؤں میں بھی بعض عربی دان ہیں۔ ان کو تبلیغ کی گئی اور عربی کتب مطالعہ کے لئے دی گئیں۔ یہاں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے نئی جماعت قائم ہوئی ہے۔ اور متعدد احباب داخل سلسلہ ہوئے۔ اور کئی بہت نزدیک آ چکے ہیں۔

چونکہ اسی روز ہم نے بالائی ریجن (Upper Region) کے ہیڈ کوارٹر بولگا تانگا (Bolga Tanga) میں ریجنل چیف میڈیکل آفیسر سے "وا" کے احمدیہ ہسپتال کے قیام کے متعلق بات چیت کرنی تھی۔ کیونکہ گذشتہ دنوں چرچ والوں نے زور ڈالکر "وا" میں ہمارے ہسپتال کے قیام کی منظوری کو منسوخ کروا دیا۔ اور عذر یہ تھا کہ چونکہ وہاں پر پہلے سرکاری ہسپتال موجود ہے۔ اس لئے اس جگہ کی بجائے کسی اور گاؤں میں ہسپتال کھولا جائے لہٰذا ہم "والے والے" سے روانہ ہو کر ۸۰ میل سفر کرنے کے بعد بولگا تانگا پہنچے اور وہاں ریجنل چیف میڈیکل آفیسر سے ملاقات کی۔ یہ میڈیکل آفیسر جرمن ہے اور بیس سال سے بھی زائد عرصہ سے اس علاقہ میں کام کر رہا ہے۔ اس سے "وا" کے احمدیہ ہسپتال کی نامنظوری اور بالائی ریجن میں کسی مناسب مقام کی تلاش کے سلسلہ میں مکرم امیر صاحب نے گفتگو کی۔ اس جرمن میڈیکل آفیسر نے ایک جگہ جس کا نام حامیلے (Hamily) ہے۔ تجویز کی اور بتایا کہ وہاں پر مسلمانوں کی اکثریت ہے۔ نیز احمدیوں کی ایک پرانی اور مضبوط جماعت قائم ہے اور چونکہ یہ جگہ ہمسایہ ملک اپر وولٹا (Valta) کی عین سرحد پر واقع ہے۔ اس لئے یہاں پر ہر ہفتہ ایک منڈی لگتی ہے۔ جس میں کثرت سے اردگرد کے لوگ آتے ہیں۔ اسلئے وہاں پر ہسپتال کا وجود مفید ہوگا۔ ہم نے بھی تمام پہلوؤں پر غور کرکے اسے جواب دیا کہ ہم اس جگہ کا جائزہ لیکر اسے رپورٹ کریں گے۔

یہ جرمن میڈیکل آفیسر بڑے ملنسار اور نیک طبیعت انسان معلوم ہوتے تھے انہوں نے اس علاقہ کی ایک احمدیہ جماعت کا نہایت ایمان افروز اور دلچسپ واقعہ سنایا جو ان کی ذات کے ساتھ گزرا تھا۔ انہوں نے بیان کیا کہ بہت مدت کی بات ہے کہ ایک دفعہ رات کے وقت وہ اس علاقہ سے اپنی کار میں بولگا تانگا کی طرف واپس آ رہے تھے کہ راستہ میں ایک جگہ سڑک کے کنارے احمدیہ جماعت کے لوگ کھڑے تھے انہوں نے ہاتھ کے اشارہ سے ان کی کار کو روکا۔ جب وہ ان کے پاس گئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہ لوگ ایک بیمار لڑکے کو جس کی حالت سخت نازک تھی لئے کھڑے تھے۔ انہوں نے ان لوگوں سے پوچھا کہ تم لوگ اتنی رات گئے اس خطرناک مریض کو لئے یہاں کیا کر رہے تھے انہوں نے جواب دیا کہ ہم تمہارا انتظار کر رہے تھے۔ اس جواب پر وہ حیران ہوئے اور انہوں نے پھر پوچھا کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ تم میرا انتظار کر رہے تھے۔ کیا تم کو معلوم تھا کہ میں اتنی رات گئے یہاں آؤں گا۔ انہوں نے جواب دیا ہاں ہمیں یقین تھا کہ تم یہاں آؤ گے۔ کیونکہ ہم نے بیدار رہ کر اللہ تعالیٰ سے دعا کی تھی۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے تمہیں ہماری مدد کے لئے بھجوا دیا ہے۔ یہ جواب سنکر وہ ڈاکٹر بہت حیران ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی کیسے معجزانہ طور پر مدد فرمائی ہے۔ لہٰذا ڈاکٹر نے فوراً اس مریض کو اپنی کار میں ڈالا اور جلدی سے اپنے ہسپتال کی طرف روانہ ہو گئے۔ جہاں پہنچکر اس کا علاج کیا اور وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے چند دنوں میں پوری طرح شفایاب ہو کر واپس گھر گیا اس جرمن ڈاکٹر سے ایک گھنٹہ تک تبلیغی گفتگو کرنے کے بعد ہم اسی روز واپس ٹمالے کے لئے روانہ ہوئے۔ راستہ میں بجیرو والے تبلیغی کیمپ میں ٹھہرے اور چیف اور دیگر احباب کو تبلیغ کی گئی۔ چیف اور اس کے اکابر نے وہاں پر بھی مسلم سکول کھولنے کی خواہش کا اظہار کیا جس پر مکرم امیر صاحب نے کہا کہ وہ لوگ پہلے عمارت اور اخراجات کا انتظام کرکے تحریری اطلاع دیں۔ اس کے بعد کوشش کی جائے گی۔ وہاں سے روانہ ہو کر ہم رات کو ٹمالے مشن ہاؤس میں پہنچے۔

مورخہ ۲۵ مارچ کو ہم "ٹمالے" سے تبلیغی کیمپوں کا معائنہ کیا جائے اور حامیلے ٹھہرا جا کہ وہاں ہسپتال کے قیام کے بارہ میں جائزہ لیا جائے اور مقامی جماعت سے بھی مشورہ کیا جائے۔ راستہ میں ہم ایک شہر ڈامانگو میں ٹھہرے۔ جہاں ہمارا ایک تبلیغی کیمپ ہمارے مقامی مبلغ مکرم ابراہیم عبد اللہ صاحب کی نگرانی میں قائم تھا۔ یہ شہر بھی دراصل مسلمانوں کا علاقہ ہے۔ مگر یہاں پر بھی عیسائیت نے قبضہ جمایا ہوا ہے۔ ہمارے مبلغین کے جانے کی وجہ سے وہاں کے مسلمانوں کے حوصلے بلند ہو گئے۔ اور چند دنوں کی تبلیغی کوششوں سے چند عیسائی اور متعدد غیر از جماعت دوست جماعت میں داخل ہوئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس شہر میں آکر ہمیں عیسائیوں کی اس مسلم علاقہ پر چھانے کی ایک اور زبردست چال کا علم ہوا۔ وہ یہ کہ یہاں پر بیرونی امداد کے ذریعہ ایک زبردست زراعتی کالج کھلا ہوا ہے۔ جس میں دو سالہ زراعتی کورس کے لئے طلباء کو داخل کیا جاتا ہے اور تعلیم و رہائش و خوراک کا مفت انتظام کیا جاتا ہے۔ اور کورس کو پاس کرنے پر ہر کامیاب امیدوار کو ایک نیا ٹریکٹر اور اس علاقہ میں ایک بڑا رقبہ اراضی مفت دیا جاتا ہے تا کہ وہاں پر زراعت کر کے علاقہ کو آباد کرے۔ ہم نے خود اس ادارہ کے صحن میں نئے ٹریکٹروں کی ایک لمبی لائن لگی ہوئی دیکھی۔ جہاں تک اس کالج کے قیام کا تعلق ہے وہ تو ٹھیک اور مفید بات ہے لیکن ظلم یہ ہے کہ چونکہ اس کا سارا انتظام عیسائی ہاتھوں میں ہے اس لئے سوائے چند مسلمان طلباء کے باقی تمام طلباء عیسائی داخل کئے جاتے ہیں اور جو چند مسلمان طلباء داخل ہوتے ہیں۔ ان پر بھی عیسائیت کا رنگ چڑھانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ چنانچہ ہمارے دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ آج کل کالج میں پینتالیس طلباء زیر تعلیم ہیں۔ جن میں سے چالیس عیسائی اور پانچ مسلمان ہیں گویا علاقہ تو مسلمانوں کا ہے مگر اس سکیم میں مسلمان طلباء صرف پانچ ہیں وہ بھی اگر کورس کے اختتام تک مسلمان رہے تو! لہذا نتیجہ یہ ہوگا کہ پاس ہونے والے عیسائی امیدوار ٹریکٹر لے کر مسلمانوں کی زمین پر کام کریں گے اور رفتہ رفتہ مسلمانوں کا علاقہ عیسائی علاقہ بن جائے گا۔ الغرض اس قسم کی چالیں ہیں جو یہاں پر کارفرما ہیں۔ مگر انشاء اللہ احمدیوں کی تبلیغی کوششوں سے یہ منصوبے ناکام رہیں گے۔

چنانچہ ہمارے مبلغین کی یہاں پر تبلیغی کارروائیوں سے عیسائی حلقوں میں خوف و ہراس پیدا ہو چکا ہے اور وہ بوکھلائے ہوئے نظر آتے ہیں۔ اس شہر سے عجیب و غریب خبریں آرہی ہیں۔ ابھی دو ہفتہ کی بات ہے کہ جب اس کیمپ میں کام کرنے والے مبلغین کی پہلی پارٹی جب اپنا عرصہ قیام پورا کر کے واپس کماسی آگئی تو اس شہر کے عیسائیوں نے آرام کا سانس لیا اور ایک دن خاص طور پر گرجوں میں دعا کی گئی کہ خدا کرے احمدی مبلغین پھر کبھی اس شہر میں داخل نہ ہوں۔ جب لوگ دعا کر کے گرجوں سے شہر کی طرف آئے تو ان کی حیرانگی و وحشت کی حد نہ رہی جب انہوں نے دیکھا کہ احمدی مبلغین کی ایک نئی پارٹی لاری سے اتر رہی ہے کیونکہ عین اسی دن ہمارے مبلغین کی دوسری پارٹی اس جگہ پہنچ گئی۔ الغرض اس شہر میں بھی تبلیغ کے اچھے نتائج نکل رہے ہیں۔ الحمد للہ علی ذالک

ہم ڈامانگو تبلیغی کیمپ کا جائزہ لینے اور وہاں پر تبلیغ کرنے کے بعد آگے روانہ ہوئے اور مزید ساٹھ میل سفر کر کے سوالا (Sawla) تبلیغی کیمپ میں ٹھہرے۔ اس کیمپ کے لیڈر بھی ہمارے مقامی مبلغ مکرم مالک۔ اے جی تھے ان سے یہ نہایت خوشکن خبر سنی کہ علاقہ میں تین نئی جماعتیں قائم ہو چکی ہیں اور متعدد احباب داخل سلسلہ ہو چکے ہیں۔ ان جماعتوں میں جا کر نو احمدی احباب سے ملاقات کی گئی اور ان کو حق کے قبول کرنے پر مبارکباد دی۔ اور اسلامی تعلیم پر کاربند ہونے کی تلقین کی گئی۔

"سوالا" سے روانہ ہو کر ہم "بیر" "دا" پہنچے اور دوسرے دن وہاں سے جماعت کے بعض احباب کو ہمراہ لے کر آگے "جامیلے" (Hamile) شہر کی طرف روانہ ہوئے راستہ میں ایک اہم مقام "ناندم" (Nandom) میں رکے یہاں پر بھی ہماری ایک مخلص جماعت موجود ہے احباب جماعت سے ملاقات کی اور شہر کے امام اور وہاں کے لوگوں کو تبلیغ کی گئی۔ وہاں سے روانہ ہو کر ہم جامیلے شہر میں پہنچے۔ یہ شہر ہمسایہ ملک اپر وولٹا کی سرحد پر واقع ہے۔ یہاں بھی ہماری ایک مضبوط اور مخلص جماعت موجود ہے نیز ایک خوبصورت مسجد بھی ہے یہاں کے حالات کا جائزہ لینے سے معلوم ہوا کہ ہسپتال کا قیام بہت مفید رہے گا۔ نیز جماعت بھی ہسپتال کی خبر سن کر بہت خوش تھی۔ نماز ظہر و عصر احمدیہ مسجد میں تمام جماعت کے ساتھ ادا کی گئیں اور بعد میں مکرم امیر صاحب نے جماعت کو خطاب کیا اس کے بعد ہم سرحد عبور کر کے ہمسایہ ملک کی سرزمین میں داخل ہوئے اور ایک گھنٹہ تک وہاں کے لوگوں سے ملاقات کی اس کے بعد ہم وہاں سے رات کو واپس "وا" آگئے۔

پہلے قافلہ کی واپسی اور ایک نعمت غیر مترقبہ

اب مارچ کا آخر آن پہنچا تھا اور پروگرام کے مطابق "نصرت تبشیر سکیم" کی پہلی پارٹی کو واپس اپنے گھروں کو جانا تھا اور ان کی جگہ دوسری پارٹی نے آنا تھا۔ اس لئے ساتوں کیمپوں کے مبلغین بصورت قافلہ کی صورت میں مورخہ ۲۹ مارچ کو واپس کماسی مکرم امیر صاحب کی قیادت میں روانہ ہوئے راستہ میں ہمیں جیپ میں ڈالنے کے لئے پانی کی ضرورت پڑی اور ہم ایک گاؤں جس کا نام "کلیبے" (Kalibe) تھا میں پانی لینے کے لئے ٹھہرے لوگ ہمارے گرد جمع ہونے شروع ہو گئے۔ ہم نے ان کو تبلیغ شروع کر دی اور ہم نے دیکھا کہ وہ لوگ اپنے بچوں کے ختنے کراتے ہیں۔ اس سے ہمیں یقین ہو گیا کہ یہ قبیلہ دراصل آبائی طور پر ضرور مسلمان ہے یہ اس ملک کے مسلمانوں کی غلطی اور غفلت ہے کہ انہوں نے ان لوگوں سے تعلق قائم نہیں رکھا اور نہ ہی ان کی تعلیم و تربیت کی پرواہ کی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ یہ لوگ اسلام کے نام سے بھی بے بہرہ ہو چکے ہیں اور اب وہ یہ بھی نہیں جانتے کہ وہ کس دین کے پجاری ہیں۔ عیسائی پادری آتے ہیں تو وہ ان کو عیسائی بنا لیتے ہیں اور مشرکین آتے ہیں تو وہ ان کو مشرکانہ رسومات میں ملوث کر جاتے ہیں مگر افسوس ہے تو اس بات پر کہ اس ملک کے مسلمانوں کو توفیق نہیں ملی کہ وہ بھی ان کے پاس آتے اور اپنے گم گشتہ بھائیوں کو اپنے ساتھ ملا لیتے اور آج تک ان لوگوں کو جو دراصل قدیم زمانہ سے مسلمانوں کی نسل ہیں۔ عیسائیت اور شرک کی آگ میں دھکیلتے رہے ہیں

چنانچہ جب ہم نے ان لوگوں کو بتایا کہ یوں معلوم ہوتا ہے کہ تم لوگ مسلمان آباؤ اجداد کی اولاد ہو۔ کیونکہ تم لوگ بچوں کے ختنے کرتے ہو اور یہ تعلیم اسلام کی تعلیم ہے تو اس پر وہ لوگ بڑے خوش ہوئے اور ہماری تبلیغ سن کر اسلام میں واپس لوٹنے اور احمدیت میں داخل ہونے کے لئے تیار ہو گئے۔ اس گاؤں کا چیف اور دیگر مرد و زن جو اس وقت ہمارے گرد جمع تھے اور یہ لوگ ہی دراصل سارے گاؤں کے نمائندہ اور کرتا دھرتا تھے سب نے احمدیت میں داخل ہونے کی خواہش اور آرزو کا ایسے طریق سے اظہار کیا کہ جیسے کوئی دیر سے پیاسا ہو اور جب اسے پانی نظر آئے تو وہ اس پانی کو مانگے۔ میں یہ نظارہ دیکھ کر بے حد متاثر ہوا اور میں نے کہا کہ ہم تو یہاں جیپ کے لئے پانی لینے آئے تھے اور یہ لوگ تو الٹا ہم سے پانی مانگ رہے ہیں نہ جانے یہ لوگ اس روحانی پانی کے کتنی مدت سے پیاسے تھے اور کتنے بیچارے ہوں گے جو اس پانی کو نہ پا کر روحانی موت کا شکار ہو چکے ہوں گے۔ ہماری پارٹی کو روانہ ہوتے ہوئے دیکھ کر جس والہانہ انداز اور محبت کے طریق سے ان لوگوں نے ہمیں دوبارہ آنے کے لئے کہا اور ہاتھ ہلائے اسے دیکھ کر مجھے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ شعر۔

میں وہ پانی ہوں جو اترا آسمان سے وقت پر
میں وہ ہوں نور خدا جس سے ہوا دن آشکار

ایسے معلوم ہو رہا تھا کہ جیسے حضور علیہ السلام نے انہی لوگوں کے متعلق فرمایا ہو۔

لہذا ہم نے انہیں تسلی دی کہ آپ لوگ مطمئن رہیں جلد ہی ایک دوسری پارٹی مبلغین کی تمہارے پاس آئے گی۔ اور ایک مبلغ تمہارے پاس قیام کرے گا اور تمہیں اسلام کی تعلیم دے گا۔ واپس آتے آتے راستہ میں اس نئی جماعت کے قیام سے ہمیں یوں محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے ہمیں ایک نعمت غیر مترقبہ مل گئی ہو۔ یہ سب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں کی برکت

الغرض "نصرت تبشیر سکیم" کے ماتحت شمال والے علاقوں میں ہمارا یہ پہلا دورہ نہایت ہی کامیاب رہا۔ دراصل یہ تمام کامیابی اور برکت جو اس سکیم کو حاصل ہوئی وہ ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خاص روحانی توجہ اور دعاؤں کی طفیل تھی۔ کیونکہ اس سکیم کو شروع کرنے اور سفر پر رخصت ہونے سے قبل حضور اقدس کی خدمت میں خاص الخاص دعاؤں کی بذریعہ تار و خط عاجزانہ درخواست کی گئی تھی اور یہ انہیں بابرکت دعاؤں کا کرشمہ تھا جو ہم نے اس تمام دورہ کی کامیابی میں دیکھا اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس دورہ میں ہم نے بارہ صد میل سے زائد سفر کیا۔ نیز مختلف تبلیغی کیمپوں کے ذریعہ دس نئی جماعتیں قائم ہوئیں اور ڈیڑھ صد بالغ افراد معہ افراد خاندان جن کی تعداد ڈیڑھ ہزار بنتی ہے داخل سلسلہ ہوئے۔

"نصرت تبشیر فنڈ" کا اعلان

مورخہ ۲۹ مارچ کی شام کو قافلہ واپس کماسی پہنچا جہاں پر مبلغین نے دو یوم قیام کیا ان ایام میں کماسی میں دوبارہ گہما گہمی پیدا ہو گئی۔ اشانٹی ریجن کی جماعت نے قافلہ کی کامیاب مراجعت پر شاندار دعوت طعام کا اہتمام کیا اور تمام مبلغین کو ایڈریس پیش کیا۔ نیز مکرم امیر صاحب نے اس سکیم کو جاری رکھنے کے لئے اخراجات مہیا کرنے کے لئے ایک فنڈ کے قیام کا اعلان کیا۔ لوگوں نے "نصرت تبشیر فنڈ" کو بہت پسند کیا اور احباب بڑھ چڑھ کر اس فنڈ میں حصہ لے رہے ہیں اور خدا تعالیٰ کے فضل سے تادم تحریر مبلغین کا دوسرا قافلہ انہیں علاقوں میں تبلیغ اسلام کے لئے پہنچ چکا ہے۔

احباب کرام کی خدمت میں دعاؤں کی خاص درخواست ہے کہ مولا کریم ہمارا حافظ و ناصر ہو اور ہماری ناچیز مساعی میں برکت ڈالے اور اس ملک کے تمام لوگوں کو اسلام و احمدیت کے نور سے منور کرے۔ آمین ثم آمین۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

مینجر

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

لاہور ۔ ۱۴ ؍ جون ۔ مرکزی حکومت کے فیصلہ کے مطابق پانچ سو اور ایک سو روپے کے نوٹوں کی شکل میں ایک ہزار روپے تک رقم بنکوں میں جمع کرانے والوں کو آج سے ادائیگی شروع کی جا رہی ہے رقم کی ادائیگی صبح نو بجے سے دوپہر کے ایک بجے تک بنکوں کے معمول کے اوقات میں کی جائے گی۔ حکومت نے دیہاتی باشندوں کو ادائیگی میں سہولت بہم پہنچانے کے لئے خاص اقدامات کرنے کی ہدایت کی ہے۔

پشاور ۱۴ ؍ جون ۔ پانچ سو اور سو روپے کے نوٹوں کی منسوخی کا ایک خوشگوار اثر یہ پڑے گا کہ قبائلی علاقے سے سمگلنگ ختم ہو جائے گی سمگل شدہ مال کی تجارت کرنے والوں کی بیشتر تعداد ہندوؤں اور سکھوں پر مشتمل ہے۔ اور انہیں نوٹوں کی منسوخی کی وجہ سے شدید نقصان ہوا ہے۔ کیونکہ ان کے پاس پانچ سو اور سو روپے کے نوٹ کثیر تعداد میں موجود تھے جو اب ضائع ہو گئے ہیں

اسلام آباد ۱۴ ؍ جون ۔ ایک سرکاری اعلان کے مطابق حکومت نے سو روپے اور پانچ سو روپے کی مالیت کے کرنسی نوٹ جمع کرانے کی جو میعاد مقرر کی تھی وہ ختم ہو چکی ہے اور اب کسی انفرادی کیس میں نوٹ جمع کرانے کے لئے مہلت نہیں دی جائے گی۔

راولپنڈی ۱۴ ؍ جون ۔ آزاد کشمیر کے صدر سردار عبد القیوم خان نے کہا ہے کہ متحدہ عرب جمہوریہ کے صدر انور سادات نے بھارت کے متعصب ہندو لیڈر جے پرکاش نرائن کے ساتھ ملاقات کرنے سے انکار کر کے کشمیریوں کے دل موہ لئے ہیں اور صدر سادات کا یہ فیصلہ پاکستان کے مسلمانوں کے لئے ان کی دوستی اور خلوص کا زندہ ثبوت ہے۔

راولپنڈی ۱۴ ؍ جون ۔ بھارتی وزیر اعظم مسز اندرا گاندھی نے دھمکی دی ہے کہ بھارتی حکومت پاکستانی افواج کو بھارتی علاقے میں ہرگز مداخلت کی اجازت نہیں دے گی۔ اور بھارتی افواج ہر قسم کی کارروائی کے لئے مکمل طور پر تیار ہیں۔ انہوں نے یہ دھمکی آسام میں کریم گنج کے مقام پر ایک جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے دی۔

مسز اندرا گاندھی جو ان دنوں آسام کا دورہ کر رہی ہیں گزشتہ دنوں مشرقی پاکستان کے بے گھر افراد کے ایک کیمپ کا معائنہ کرنے گئیں جہاں تقریباً ایک سو مسلمانوں نے ان سے مطالبہ کیا کہ بھارت میں ان کی جائیداد کا معاوضہ ادا کیا جائے۔ یاد رہے کہ یہ بے گھر مسلمان چند سال قبل مغربی بنگال سے مشرقی پاکستان میں زبردستی دھکیل دئیے گئے تھے اور ان کے اکثر رشتہ دار اب بھی بھارت میں ہیں۔

نئی دہلی ۱۴ ؍ جون ۔ حکومت امریکہ نے بھارت کی ریاست تری پورہ سے مشرقی پاکستان کے بے گھر افراد کو بھارت کے دوسرے حصوں میں پہنچانے کے لئے تین بڑے مال بردار طیارے دلا کو فوراً بھارت پہنچنے کا حکم دیا ہے۔ یہ طیارے بھارت جاتے ہوئے کثیر تعداد میں ہیضے کے انسدادی ٹیکے بھی ساتھ لے جائیں گے۔ اقوام متحدہ کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ بھارت میں مشرقی پاکستان کے بے گھر لوگوں کی امداد کے لئے تین کروڑ چالیس لاکھ ڈالر کی رقم مختلف ممالک نے اقوام متحدہ کے حوالے کی ہے۔

ولادت

عزیزم چوہدری محمد شریف صاحب رشید پرنسپل ماڈرن موٹر ڈرائیونگ سکول ستیانہ روڈ لائل پور کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے چار بچیوں کے بعد پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت والی لمبی عمر عطا کرے اور خادم دین بنائے۔

(رمضان احمد ظفر سیکرٹری ایریا ربوہ)

ایڈریس مطلوب ہے۔

مکرم چوہدری عبد المجید صاحب وصیت نمبر ۱۳۹۵۱ ولد حسین صاحب۔ ساکن کرونڈی ضلع خیرپور کے موجودہ ایڈریس کا دفتر ہذا کو علم نہیں ہے۔

اگر کسی صاحب کو ان کے موجودہ ایڈریس کا علم ہو یا موصی صاحب خود یہ اعلان پڑھیں تو اپنے موجودہ ایڈریس سے دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں تاکہ ان سے براہ راست خط و کتابت ہو سکے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ۔ ربوہ)

بہتر مستقبل کے لئے

دو نئے قرضے

آج جاری ہو رہے ہیں

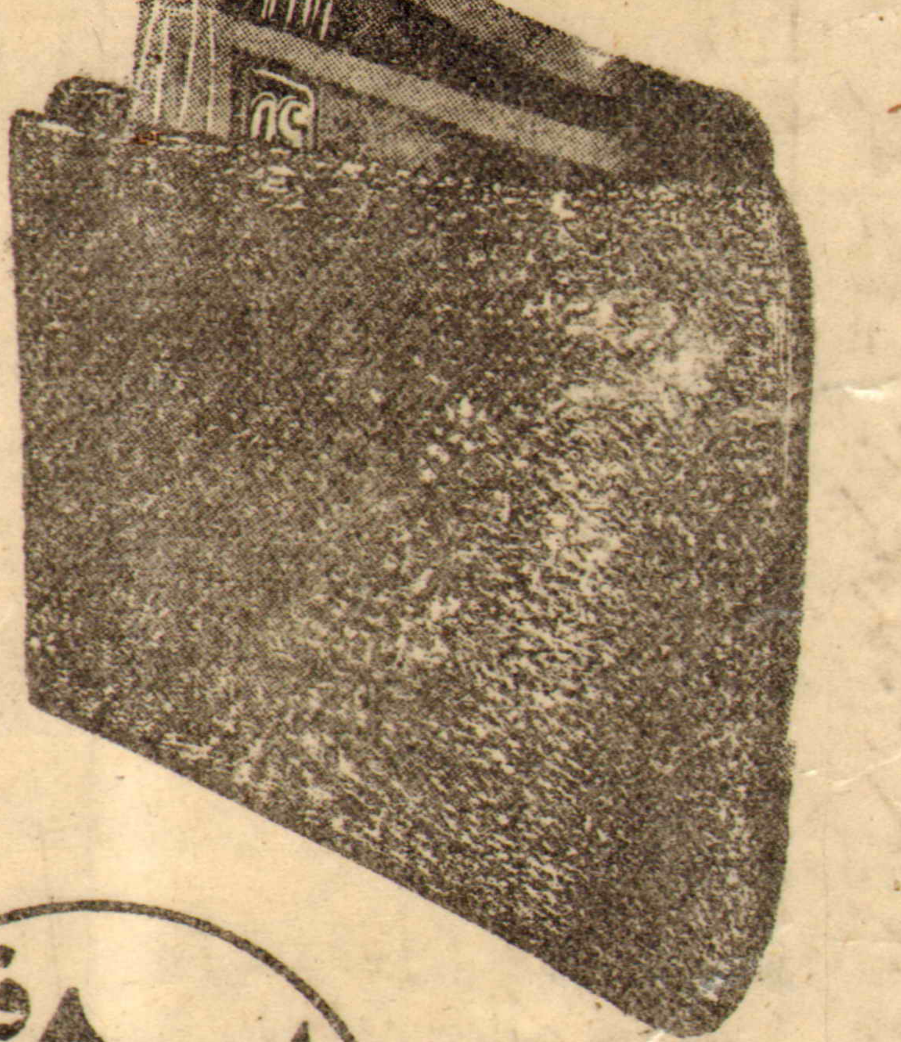

صرف آج کیلئے کھلا ہے

۵ ۱/۲ فیصد قرضہ برائے ۸۰-۱۹۷۹

تاریخ ادائیگی: ۱۴ جون ۱۹۷۹ تا ۱۴ جون ۱۹۸۰ مساوی قیمت پر قابل ادائیگی

قیمت اجراء: ۹۹/۵۰ روپیہ ہر ۱۰۰ روپے کے لئے

۶ فیصد قرضہ برائے ۱۹۹۱

تا اطلاع ثانی کھلا رہے گا

تاریخ ادائیگی: ۱۴ جون ۱۹۹۱ کو مساوی قیمت پر ادائیگی ہوگی۔

قیمت اجراء: ۱۴ جون ۱۹۷۱ تا ۱۹ جون ۱۹۷۱ کسی بھی دن ۱۰۰ روپے
۲۱ جون ۱۹۷۱ تا ۲۶ جون ۱۹۷۱ - ۱۲/۱۰۰ روپیہ
بعد ازاں قیمت میں تا اطلاع ثانی ۱۲ پیسے فیصد فی ہفتہ کے حساب سے اضافہ ہوتا رہے گا۔

قرضوں کے لئے درخواستیں مقررہ فارم پر ۱۰۰ روپیہ یا اس رقم کیلئے جو ۱۰۰ روپے [illegible] جگہوں پر وصول کی جائیں گی

ا- اسٹیٹ بینک آف پاکستان کراچی۔ لاہور۔ راولپنڈی۔ پشاور۔ کوئٹہ۔ لائلپور۔ حیدرآباد۔ ڈھاکہ۔ چاٹگام۔ کھلنا۔ بوگرہ اور راجشاہی۔
ب- جن مقامات پر اسٹیٹ بینک کے دفاتر نہیں ہیں۔ وہاں نیشنل بینک آف پاکستان کی ان شاخوں پر جہاں سرکاری خزانہ کا کاروبار ہوتا ہے
ج- جن مقامات پر اسٹیٹ بینک یا نیشنل بینک کے دفاتر نہیں ہیں۔ وہاں سرکاری خزانہ کے دفاتر میں۔

وزارت مالیات حکومت پاکستان نے جاری کیا

ADVC

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نور کاجل

ربوہ کا مشہور عالم تحفہ

آنکھوں کی خوبصورتی، صحت و صفائی کے لئے بہترین ... مردوں عورتوں سب کے لئے مفید ہے۔

سوا روپیہ۔

... رشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون نمبر ۲۸

اصل شفیع صرف حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں باقی لوگوں کی شفاعت محض ظلی ہوگی

"نوعِ انسان کیلئے روئے زمین پر اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم" (حضرت مسیح موعودؑ)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ سورۃ بقرہ کی آیت یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰکُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَ یَوْمٌ لَّا بَیْعٌ فِیْہِ وَلَا خُلَّۃٌ وَّلَا شَفَاعَۃٌ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"وَلَا شَفَاعَۃٌ میں بتایا کہ خدا تعالےٰ کے ساتھ تم یہیں تعلق پیدا کرو اور اس کو اپنا ساتھی بنالو ورنہ وہاں تمہیں کوئی ساتھی نہیں ملیگا۔ دوسری جگہ فرماتا ہے۔ وَاَنْذِرْ بِہِ الَّذِیْنَ یَخَافُوْنَ اَنْ یُّحْشَرُوْٓا اِلٰی رَبِّھِمْ لَیْسَ لَھُمْ مِّنْ دُوْنِہٖ وَلِیٌّ وَّلَا شَفِیْعٌ لَّعَلَّھُمْ یَتَّقُوْنَ (انعام آیت ۵۲) یعنی تو اس کلام کے ذریعہ سے اُن لوگوں کو جو اس بات سے ڈرتے ہیں کہ انہیں ان کے رب کی طرف اکٹھا کرکے لے جایا جائیگا جب کہ اس کے سوا نہ ان کا کوئی مددگار ..... ہوگا اور نہ کوئی سفارشی اس لئے ڈرا کہ وہ تقویٰ اختیار کریں۔

اسی طرح ایک اور جگہ فرماتا ہے وَذَکِّرْ بِہٖٓ اَنْ تُبْسَلَ نَفْسٌۢ بِمَا کَسَبَتْ لَیْسَ لَھَا مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ وَلِیٌّ وَّلَا شَفِیْعٌ وَاِنْ تَعْدِلْ کُلَّ عَدْلٍ لَّا یُؤْخَذْ مِنْھَا (انعام آیت ۷۱) یعنی تو اس کلام الٰہی کے ذریعہ سے نصیحت کرتا کہ ایسا نہ ہو کہ کسی جان کو اس کے کمائے ہوئے کے سبب سے اس طرح ہلاکت میں ڈال دیا جائے کہ خدا تعالیٰ کے سوا اس کا نہ کوئی مددگار ہو اور نہ شفیع۔ اور اگر وہ ہر ایک قسم کا بدلہ بھی دیں۔ تو اُن سے قبول نہیں کیا جائے گا۔

ان آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ اس دنیا میں خدا تعالیٰ کو ولی اور شفیع بنانیوالوں کو تو اس دن شفاعت کا حق پہنچے گا لیکن دوسروں کو نہیں اور نہ ان کے حق میں شفاعت قبول ہوگی، خدا تعالیٰ کو شفیع اس لئے قرار دیا کہ اسکی اجازت کے بغیر شفاعت نہیں ہوسکتی پس اصل شفیع وہی ہے فرماتا ہے یَوْمَئِذٍ لَّا تَنْفَعُ الشَّفَاعَۃُ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَہُ الرَّحْمٰنُ وَرَضِیَ لَہٗ قَوْلًا۔ (طٰہٰ آیت ۱۱۰) یعنی اس دن شفاعت سوائے اس کے جس کے حق میں شفاعت کرنیکی اجازت رحمٰن دیگا اور جس کے حق میں بات کہنے کو وہ پسند کرے گا اور کسی کو نفع نہیں دے گی۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہاں شفاعت بالاذن ہوگی۔ خدا تعالیٰ کو شفیع بنانیوالوں کو تو شفاعت کا حق پہنچے گا لیکن اور کسی کو خدا تعالیٰ کے اذن کے بغیر شفاعت کا حق نہیں ہوگا۔ دوسری جگہ فرماتا ہے۔ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَمَا خَلْفَھُمْ وَلَا یَشْفَعُوْنَ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰی وَھُمْ مِّنْ خَشْیَتِہٖ مُشْفِقُوْنَ (انبیاء آیت ۲۹) یعنی خدا تعالیٰ اس کو بھی جانتا ہے جو انہیں آئندہ پیش آنے والا ہے اور جو وہ پیچھے چھوڑ آئے ہیں اور وہ سوائے اس کے جس کے لئے خدا نے یہ بات پسند کی ہو کسی کیلئے شفاعت نہیں کرتے اور وہ اس کے خوف سے لرزتے رہتے ہیں۔ پھر اس آیت سے اگلی آیت میں فرماتا ہے مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗٓ اِلَّا بِاِذْنِہٖ (سورہ بقرہ آیت ۲۵۶) یعنی کون ہے جو اس کی اجازت کے بغیر اس کے حضور کسی کی سفارش کرے۔

بے شک حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ قیامت کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور انبیاءِ سابقین کے علاوہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض اُمّتی بھی شفاعت کریں گے۔ لیکن ان حدیثوں کے بارے میں میری تشریح یہ ہے کہ امّت محمّدیہ میں سے ایسے افراد کی شفاعت صرف ظلّی ہوگی اصل شفیع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہوں گے۔ وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سفارش کریں گے۔ اور آپ اللہ تعالیٰ سے۔ بانی سلسلہ احمدیہ نے بھی اسی عقیدہ کی توضیح فرمائی ہے آپ اپنی کتاب "کشتی نوح" میں فرماتے ہیں:۔

"نوعِ انسان کیلئے روئے زمین پر اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ و جلال کے نبی کے ساتھ رکھو۔ اور اس کے غیر کو اُس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو تا آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ۔"

بہرحال جب تک کوئی انسان اللہ اور اس کے رسول سے واصل نہ ہوجائے اور ان کو اپنا جوڑا نہ بنالے اس وقت تک اُسے کسی قسم کی شفاعت میسر نہیں آئے گی"۔

(تفسیر سورۃ بقرہ صفحہ ۵۷۶-۵۷۷)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک وقفِ زندگی

تحریک جدید کے مطالبات میں سے ایک اہم مطالبہ وقف زندگی کا ہے۔ آج اسلام اور احمدیت کو ایسے نوجوانوں کی ضرورت ہے جو دین کی خدمت کے لئے اپنی ساری زندگی قربان کرنے کا عزم رکھتے ہوں۔ یاد رکھئے کہ جو شخص خدا کے لئے وقف کرتا ہے وہ رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خوشنودی حاصل کرتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فضل عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"اس زمانہ میں نوکریوں کا ملنا بہت مشکل ہوگیا ہے اور اگر کسی کو نوکری ملتی ہے تو معاوضہ اتنا قلیل ملتا ہے کہ گذارہ ہونا مشکل ہوجاتا ہے۔ پس اگر انسان نے تعلیم سے فارغ ہوکر گھر میں بیٹھ کر ہی روٹی کھانی ہے تو کیوں نہیں وہ اپنے آپ کو خدا تعالےٰ کے دین کے لئے وقف کردیتا اور سمجھ لیتا کہ گھر میں بیکار بیٹھنے سے یہ کروڑ درجے بہتر ہے کہ انسان دین کی خدمت کرکے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خوشنودی حاصل کرے اور آئندہ آنے والی نسلوں کی دعا حاصل کرتا رہے یہ کتنا بڑا اعزاز ہے جو اسے حاصل ہوسکتا ہے۔"

(الفضل ۸ر دسمبر ۱۹۳۸ء)

(وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ)

ضروری اعلان

لاہور شہر کی وسعت اور احباب میں الفضل کی تقسیم کو بہتر بنانے کیلئے یہ فیصلہ کیا گیا ہے۔ لاہور میں الفضل کے دو ایجنٹ مقرر کئے جائیں۔

جو دوست لاہور میں دوسری ایجنسی لینا چاہتے ہوں وہ دفتر ہذا سے ضروری شرائط طے کرلیں۔

ایک بات نہایت ضروری ہے کہ سیکورٹی بحساب فی پرچہ -/۳ روپے نقد وصول کی جائے گی۔ جو دوست یہ سیکورٹی نقد ادا کرنے کے لئے تیار ہوں وہی خط و کتابت کریں۔ کمیشن معقول دیا جائے گا۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

سال کے آخر میں چندہ دینے والوں کیلئے خدشہ

سیّدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا:۔

"نیکی میں جتنی جلدی کی جائے اتنا ہی ثواب زیادہ ہوتا ہے۔ یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ جو لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ سال کے آخر میں چندہ دے دیں گے بعض اوقات وہ دے ہی نہیں سکتے۔ جو لوگ آخر وقت نماز ادا کرنے کے عادی ہیں وہ بھول بھی جاتے ہیں۔ پہلے دینے کا ثواب زیادہ ہوتا ہے۔ ایک دن کا ثواب بھی معمولی چیز نہیں کہ اُسے چھوڑا جاسکے۔"

حضورؓ کے مذکورہ بالا ارشاد کی روشنی میں مجاہدین تحریک جدید سے التماس ہے کہ وہ اپنے وعدوں کی رقوم جلد از جلد ادا فرماکر اللہ تعالےٰ کی خوشنودی اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی خاص دعاؤں سے بہرہ ور ہوں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

درخواستِ دُعا

مکرم سید محمد لطیف صاحب ریٹائرڈ انسپکٹر بیت المال مربیں۔ پیلروں اور جسمانی عام کمزوری کی وجہ سے بیمار ہیں۔ اور بعض گھریلو پریشانیاں بھی اس پر اثر انداز ہیں وہ احباب جماعت سے اپنی کامل صحت اور پریشانیوں کے لئے دعاؤں کے متمنی ہیں۔

(ممتاز احمد ہاشمی)

6366
مکرم سید ظہور احمد شاہ صاحب
مینیجر زرعی ترقیاتی بنک آف پاکستان
A/185 دہانٹ ہاؤس مظفر گڑھ